وقف جدید کے بائیسویں سال کا اعلان

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۵؍جنوری ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

آج میرا ارادہ بعض ضروری اور اہم اور بنیادی باتیں کرنے کا تھا لیکن دو ایک روز سے مجھے انفلوئنزا (Influenza) کی ہلکی سی شکایت شروع ہوگئی تھی جس میں آج شدت پیدا ہوگئی ہے اور آج صبح میں نے محسوس کیا کہ مجھے بخار کی سی کیفیت بھی ہے۔ تھرما میٹر لگایا تو بخار تو نہیں تھا لیکن حرارت ۹۹.۴ تھی اور وہ کیفیت اب زیادہ ہو رہی ہے اس لئے وہ باتیں جن پر کافی وقت لگنا تھا وہ میں اس وقت بیان نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے انشاء اللہ آئندہ جمعہ پر بیان کروں گا لیکن توفیق دینے والا اللہ ہی ہے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت دے اور کام کرنے کی توفیق دے۔ ویسے یہ جلسہ کے بعد کا انفلوئنزا تو ایک چھوٹا سا تحفہ ہی ہے کیونکہ وہ دوست جن کو جلسے کے ایام میں انفلوئنزا ہوتا ہے وہ بڑے پیار سے بہت قریب آ کر باتیں کرتے ہیں اور اس کے وائرس ایک دوسرے کو لگنے والے ہیں وہ مجھے بھی لگ جاتے ہیں اور یہ تحفہ ہم خوشی سے قبول کرتے ہیں اور ہمیں دعاؤں کی توفیق ملتی ہے، اپنی صحت کے لئے بھی اور ان لوگوں کی صحت کے لئے بھی جن لوگوں کی طرف سے یہ تحفہ ملتا ہے۔

اس وقت ایک تو میں اس لئے آیا ہوں کہ یہ ہجری شمسی سال کا پہلا جمعہ ہے اور وقت کی ہر تبدیلی دعاؤں کا مطالبہ کرتی ہے۔ ہماری زندگی کی ہر صبح یہ مطالبہ کرتی ہے کہ ہم دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ دن ہمارے لئے مبارک کرے اور آسمانی برکتوں کا نزول اس میں پہلے دنوں سے زیادہ ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح اٹھنے کی دعائیں بھی سکھائی ہیں اور ہر

رات ہم سے یہ مطالبہ کرتی ہے کہ ہم دعائیں کریں کہ اے خدا! وہ لوگ جو اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں ان کے لئے بھی روشنی کا سامان پیدا کر۔ خدا تعالیٰ نے زمانے کو اس طرح تقسیم کر کے ہماری زندگی سے یکسانیت کو دور کر دیا ہے اور دنوں کو ہفتوں میں باندھ کر اور ہفتوں کو مہینوں میں باندھ کر اور مہینوں کو سالوں میں باندھ کر اور پھر سالوں کو صدیوں میں باندھ کر اور اس طرح زمانے کے ٹکڑے کئے ہیں ورنہ ہمیں یاد بھی نہیں رہتا کہ کب ہماری زندگی کی ابتدا ہوئی اور بسا اوقات ہم یہ بھی بھول جاتے ہیں کہ ہماری زندگی کی کوئی انتہا بھی ہے اور آخر ہم نے اللہ کے حضور پیش ہونا ہے۔ ہمیشہ خاتمہ بالخیر کی دعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔ نیا سال میری طرف سے آپ سب کو احمدیوں کو بھی اور نوعِ انسان کو بھی مبارک ہو۔ خدا کرے کہ یہ سال انسانیت کے لئے خیر و برکت کا سال ہو۔ دنیوی لحاظ سے بھی اور بین الاقوامی رشتوں کے لحاظ سے بھی اور امن عامہ کے لحاظ سے بھی اور غلبۂ اسلام کے لحاظ سے بھی۔

دوسری بات جو میں اس وقت مختصراً کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان میں عام طور پر سال کے پہلے جمعہ کے خطبہ میں کیا کرتا ہوں چنانچہ آج میں وقفِ جدید کے ۲۲ ویں اور دفتر اطفال وقفِ جدید کے ۱۴ ویں سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں۔

وقفِ جدید ہماری جماعت کا ایک چھوٹا سا شعبہ ہے جسے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کی تربیت کے لئے قائم کیا تھا۔ خدا تعالیٰ نے فضل کیا اور جماعت کو اس میدان میں کام شروع کرنے اور آہستہ آہستہ آگے بڑھنے کی توفیق دی لیکن جیسا کہ آپ اکثر میری زبان سے سن چکے ہیں آہستہ آہستہ آگے بڑھنے کا زمانہ آہستہ آہستہ پیچھے رہ گیا اور تیزی سے آگے بڑھنے کا زمانہ شروع ہوگیا۔ اس میں شک نہیں کہ وقفِ جدید کا کام بہت محدود ہے لیکن ہر کام کے لئے کام کرنے والوں کی ضرورت ہوتی ہے اور ہر کام کے لئے رقم کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس نے سفر کرنا ہے اس نے چوری کر کے اور ٹکٹ خریدے بغیر تو سفر نہیں کرنا یہ تو جماعتِ احمدیہ کی رِیت ہی نہیں ہے۔ معلّمین کے سفروں پر خرچ آتا ہے جو کہ دیہات میں جاتے ہیں اور پھرتے ہیں اور قرآن کریم ناظرہ پڑھاتے ہیں اور بعض کو ترجمہ سے پڑھاتے ہیں اور عام مسائل بتاتے ہیں۔ یہ چھوٹی سطح پر بچوں کی ابتدائی تربیت ہے جنہوں نے کہ پہلے

اپنی بد قسمتی سے اسلامی تعلیم حاصل نہیں کی ان کو وہ ابتدائی مسائل سکھاتے ہیں۔ یہ تدبیر کی دنیا ہے اور تدبیر کی دنیا لازمی طور پر تدریجی ارتقا کی دنیا ہوتی ہے اور تدریجی ارتقاء لازماً ابتدائی باتوں کو بھی اتنی ہی اہمیت دیتا ہے جتنی کہ بہت آگے نکلنے کے بعد ضروری باتوں کو دی جاتی ہے اس لئے معلّمین وقفِ جدید اگرچہ ابتدائی مسائل کی تعلیم دیتے ہیں لیکن ابتدائی مسائل کی تعلیم دینا بہت ضروری ہے مثلاً یہ دیکھ کر بڑا دکھ ہوتا ہے کہ بازار کے جو آداب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائے ہیں ربوہ میں بھی بہت کم لوگ ان سے واقفیت رکھتے ہیں۔ ربوہ کے نظام کو اس طرف بھی توجہ دینی چاہیئے اور معلّمین وقفِ جدید کو تو بہت سی کتابیں چھپوا کر یا نوٹ لکھوا کر یہ مسائل بتانے چاہئیں تا کہ ہر ایک کے دماغ میں یہ ڈالا جائے کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اسلام وحشی کو مہذب انسان بنانے کے لئے اور مہذب انسان کو بااخلاق انسان بنانے کے لئے اور بااخلاق انسان کو باخدا انسان بنانے کے لئے آیا ہے۔ اس کا پہلا مرحلہ تادیب ہے یعنی ادب سکھانا اور انسان کے لئے ہر مرحلہ میں سے گزرنا، اس کے مسائل کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اسلام کی تعلیم میں کوئی بھی ایسی چھوٹی بات نہیں اور اسلام کے احکام میں سے کوئی بھی ایسا چھوٹا حکم نہیں جسے چھوٹا سمجھ کر نظر انداز کیا جاسکے اور اس کے نتیجہ میں انسان اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والا نہ ہو۔

پس وقفِ جدید اچھا کام کر رہی ہے لیکن اس کے کام میں بھی زیادہ حسن پیدا ہونا چاہیئے اور جماعت کو کام کرنے والوں کی تعداد بڑھانی چاہیئے اور کام کرنے کے لئے جس سرمائے کی ضرورت ہے وہ مہیا ہونا چاہیئے۔ یہ ترقی کر رہے ہیں لیکن میرے پاس بعض دفعہ بعض دیہاتی جماعتوں کی طرف سے بڑے غصے کے خطوط آجاتے ہیں کہ ہم نے کئی بار وقفِ جدید کو لکھا ہے مگر وہ ہمارے پاس معلم نہیں بھیجتے۔ جب آپ نے ان کو اتنے معلم دیئے ہی نہیں کہ وہ ساری ضرورتوں کو پورا کرسکیں تو وہ کیسے ساری ضرورتوں کو پورا کریں۔ پس اس طرف آپ توجہ دیں اور دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جو اہم اور عظیم ذمہ داریاں اس زمانہ میں اس کمزور جماعت کے کندھوں پر ڈالی ہے ان کو وہ اپنے فضل سے پورا کرنے کی توفیق عطا کرے اور اپنے علم سے انہیں علم سکھائے اور اپنی طاقت سے انہیں طاقت بخشے اور دنیا تک اسلام کے نور کو پہنچانے کی

اور اسلام کے حسن کو چمکتے ہوئے اور بغیر گردوغبار کے صحیح اور منور حسن کو ان کی آنکھوں کے سامنے رکھنے کی توفیق عطا کرے اور ہر میدان اور ہر شعبہ میں اللہ تعالیٰ ہمیں کامیاب کرے اور آپ کو بھی اور مجھے بھی صحت دے اور صحت سے رکھے۔

اس کے بعد فرمایا:-

جیسا کہ میں نے کہا ہے جو بہت اہم باتیں میں آج کہنا چاہتا تھا اگر صحت رہی تو انشاء اللہ وہ اگلے جمعہ کے خطبہ میں آپ سے گفتگو میں بیان کروں گا۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۴ر فروری ۱۹۷۹ء صفحہ ۲، ۳)